دن ختم ہوگا، یہ درویش منش، مسلم دانش ور لائبریری سے نکلے گا، اسٹیشن پہنچے گا، پھر ریل گاڑی پر گوجرانوالہ پہنچے گا ــــ وہاں سے اپنے گاؤں ــــ وقت پھر ایسا ہوگا کہ بچے سو چکے ہوں گے۔

اتنی جسمانی مشقت اور صرفِ وقت اور کاوشِ دماغ سے مطلوب اگر دولتِ دُنیا ہوتی تو ایمان و علم کا یہ سپاہی بآسانی کوٹھی کار کا اور سامانِ آسائش کا مالک ہوسکتا تھا مگر اُس نے تو یہ سب کچھ اس لیے کیا کہ ملک میں اور دُنیا میں سچائی اور نیکی کا وہ راج قائم ہو جس کا نقشہ اسلام نے پیش کیا ہے۔

اس کتاب میں ایسے مقالات اور تاثراتی مضامین جمع ہیں جس کے مطالعہ سے آپ عبدالحمید صدیقی کی شخصیت اور اُن کی خدمات کا اندازہ کرسکیں گے۔ اس کے مرتب جناب پروفیسر محمد اکرام صدیقی صاحب (مرحوم کے بھائی) مبارک باد کے مستحق ہیں۔

کاغذ، کتابت، طباعت، سرورق، ہر لحاظ سے اچھا معیار۔

حق تو یہ تھا کہ نہ صرف اس کتاب کا تعارف اپریل ۱۹۸۰ء کے ترجمان القرآن میں آتا بلکہ اس پیارے انسان اور مخلص دوست کی یاد تازہ کرنے کے لیے قلم و قرطاس کی طرف سے مزید خراج پیش کیا جاتا۔ کیونکہ اپریل ۱۹۷۸ء میں مرحوم کی جسدی زندگی ختم ہوئی۔ مگر میرے، اور رسالے کے حالات کی پیچیدگیاں اس میں مانع رہیں۔ دُعا ہے کہ خدا ہمارے اس درویش دانشور بھائی کی خدمات کو قبول کرے اور اُن کی رُوح کو سایۂ رحمت میں شاد رکھے۔ آمین۔

مسئلہ کشمیر اور اس کا حل

مؤلف: سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ

مرتبہ: شعبۂ تجزیہ و تصنیف اسلامی جمعیت طلبہ

قیمت: چھ روپے پچاس پیسے

پتہ: ۱۔ اے ذیلدار پارک اچھرہ، لاہور

موجودہ مہذب دُنیا کا دعوائے تہذیب اُس وقت تک بے وزن ہے جب تک کرۂ ارضی پر کسی بھی ملک یا علاقے کو کوئی قوت جبر کے شکنجے میں کسے ہوئے ہے اور دُنیا کی بڑی اور چھوٹی قوتیں مل کر بھی کسی انسانی آبادی کو حقِ خود ارادیت نہیں دلا سکتیں۔ اس دَورِ منافقت کا یہ المیہ ہے کہ تہذیب ترقی، خوش حالی، امن، خود ارادیت، انصاف اور امداد جیسے صدہا خوبصورت الفاظ تقریروں، بیانوں اور قراردادوں میں روز بولے جاتے ہیں؛ مگر معنی کے لحاظ سے یہ بالکل کھوکھلے ہوتے ہیں۔ انسانیت کے رنجیدہ مسائل میں جہاں فلسطین اور ارٹیریا اور فلپائن فہرست میں آتے ہیں وہاں ہمارا قریب ترین مسئلہ، مسئلۂ کشمیر ہے۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی قراردادوں میں اعلان

کرچکی ہے کہ بھارت کا ریاست جموں وکشمیر پر قبضہ اس وقت تک ناقابلِ تسلیم ہے جب تک کہ علاقے کے باشندوں سے استصواب رائے نہ کرالیا جائے، مگر اس قرارداد کے الفاظ مدتوں سے معنی کو ترس رہے ہیں۔ بڑی اقوام کو ذرا خیال نہیں آتا کہ اس صورت حالات کی ذمہ داری اُن پر آتی ہے اور اُن کو اسے پورا کرنا چاہیئے۔

پیشِ نظر چھوٹی سی کتاب میں اسلامی جمعیت طلبہ کے شعبہ تجزیہ و تصنیف نے مولینا سید ابوالاعلیٰ مودودیؒ کی ان تمام تحریروں، تقریروں اور بیانوں کو جمع کر دیا ہے جو مغفور کی طرف سے مسئلہ کشمیر کے متعلق صادر ہوئیں۔ اس مجموعے کی مدد سے مسئلہ کشمیر کی تاریخ اور اس کی بین الاقوامی اور آئینی حیثیت اور بھارت کی دھاندلی کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔ نیز قاری کے سامنے ایسے خطوطِ فکر آجاتے ہیں کہ وہ اس مسئلے کے حل کی تدابیر سوچنے کے قابل ہو جاتا ہے۔

الفقیہ رسائل و مسائل:

کسے بہت بڑے ماہر تھے امورِ خارجہ کے حسابات لگا کر یہ فرمایا تھا کہ ہند و پاکستان کی کسی مسجد کا محراب یا قبلے کا رُخ صحیح نہیں اور ان میں نماز جائز نہیں۔ ان کے اس استدلال کو اس دیار کے تمام علماء نے بالاتفاق غلط قرار دے کر رد کر دیا تھا۔ مساجد جُوں کی توں موجود ہیں۔ اس طرح کے بودے اور کمزور دلائل کی بنا پر بنی بنائی مساجد اور اللہ کے گھروں کا انہدام سخت ناپسندیدہ ہے۔ دُنیا میں بے شمار مساجد ایسی ہوں گی جو صحابہؓ نے، تابعین نے، تبع تابعین نے اور اولیائے کرام نے تعمیر کرائی ہوں گی۔ کیا ہم ان سب کو گرانا شروع کر دیں گے۔ صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ حطیم کا حصہ پہلے بیت اللہ میں شامل تھا اور بیت اللہ کی تعمیرِ نو میں کسی وجہ سے یہ حصہ شامل ہونے سے رہ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کو بیت اللہ میں شامل نہیں کیا بلکہ بیت اللہ جس طرح تھا اُسی طرح رہنے دیا۔ مساجد کو گرانا بہت بڑی سنگین جسارت ہے۔ گویا جن اسلاف نے مسجدیں بنائی ہیں اور جو لوگ ان میں نمازیں پڑھتے رہے ہیں اُن سب نے جرم کیا ہے اور اب اس کی تلافی کا دعوےٰ بزعمِ خویش کیا جا رہا ہے۔